

یہ مقالہ چار ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلا باب ”برصغیر کا تکشیری سماج“ ہے اس باب میں تکشیری سماج کے کہتے ہیں؟ اس سوال کے پیش نظر مختلف تعریفوں کو بیان کر کے اس کے جواب کی وضاحت کی گئی ہے اور پھر ہندوستان میں تکشیری سماج کو فروغ دینے والی چند شخصیات کے حوالے سے بات کی گئی ہے کہ وہ کس طرح اپنی تعلیمات و نظریات کے ذریعے برصغیر کے مسلم و غیر مسلم میں مذہبی رواداری اور ہم آہنگی کی فضا پیدا کرتی ہیں۔ اس سلسلے میں خاص طور پر صوفیوں اور سنتوں کی تعلیمات اور جلال الدین اکبر کے نظریہ ”دین الہی“ کو موضوع بحث بنایا گیا ہے۔ یہ شخصیات نہ صرف خود مذہبی و تہذیبی تفریق مٹا کر دیگر مذاہب کے افراد سے سماجی تعلقات قائم کرتی ہیں بلکہ اپنے پیروکاروں اور جانشینوں کو بھی یہی سبق دیتی ہیں کہ ایک تکشیری معاشرے میں جہاں مختلف عقائد و نظریات اور نسلوں کے افراد بستے ہوں تو ان کے ساتھ مل جل کر زندگی گزاری جاسکتی ہے۔

ان شخصیات میں جو تکثیریت کے عناصر ہیں ان کی مدد سے برصغیر کے تکثیری سماج کو سمجھا جاسکتا ہے۔ اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ تکثیریت کی بدولت کس طرح دیگر مذاہب اور اقوام کے علوم و فنون سے استفادہ حاصل کرنے کے بہتر مواقع ملتے ہیں۔

مقالے کے دوسرے باب کا عنوان ”اردو افسانے میں برصغیر کے تکثیری سماج کی روایت“ ہے۔ اس باب میں اردو کے مختلف افسانہ نگاروں کے افسانوں کی روشنی میں برصغیر کے تکثیری سماج کو سمجھنے کی کوشش کی ہے۔

مقالے کا تیسرا باب ”سعادت حسن منٹو: سوانح حیات، شخصیت اور افسانہ نگاری“ ہے۔ اس میں منٹو کی حیات و شخصیت اور افسانہ نگاری پر سرسری بحث کی گئی ہے اس باب میں منٹو کی پیدائش، ابتدائی زندگی، تعلیم، عادات و خصائل، کثرت شراب نوشی، افسانہ نگاری کا آغاز و ارتقاء، مفلسی و بے بسی اور زندگی کے مختلف معمولات کو اس طریقے سے بیان کیا گیا ہے کہ منٹو صاحب کی پیچیدہ شخصیت کھل کر ہمارے سامنے آجاتی ہے۔

مقالے کا چوتھا باب ”برصغیر کا تکثیری سماج اور منٹو کے افسانوی کردار“ ہے۔ اس میں منٹو کے مختلف افسانوی کرداروں کا جائزہ لیا گیا ہے یہ کردار منٹو کے ذہن کی نہیں بلکہ برصغیر کے تکثیری سماج کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ان میں کہیں ہندو کردار ہیں، کہیں مسلم، کہیں سکھ، کہیں عیسائی اور کہیں یہودی ہیں۔ جو مذہبی و نظریاتی اختلافات کو ایک طرف رکھ کر دوسروں کی خوشی، غمی میں شرکت کرتے ہیں اور ضرورت پر کسی کو پہچانے کے لیے ہنستے ہوئے اپنی جان قربان کر دیتے ہیں۔ منٹو نے ان گونا گوں کرداروں کے ذریعے انسان دوستی، باہمی ہم آہنگی، مذہبی و تہذیبی رواداری، بھائی چارے اور اتحاد و اتفاق کو اجاگر کیا ہے۔ ان افسانوں میں یہ دکھانے کی کوشش کی گئی ہے کہ مذہبی و تہذیبی تنوع کے باوجود تمام کردار تکثیری سماج میں مشرک تہذیب کے